سیر الاولیاء



تصنیف
امیر خورد

ترجمہ
اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

سیر الاولیاء

تصنیف

سید محمد مبارک علوی کرمانی

المعروف بہ

امیر خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال، لاہور

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر 166

طبع چہارم : 1996ء
قیمت : -/130 روپے

ناشر : ظفر اقبال
ڈائریکٹر جنرل ' اردو سائنس بورڈ
299- اپر مال ' لاہور

مطبع : شیخ غلام علی اینڈ سنز پرنٹرز ' فیروز پور روڈ ' لاہور

بلائے ناگہانی ہے - اپنے عیب کو دیکھ - تونگری کو خرسندی کے جال سے پکڑ تاکہ قائم رہے - ہنر اگر بے عزتی سے بھی ملے تو اُسے حاصل کر - دشمن کی دھمکیوں سے بے حوصلہ نہ ہو - دشمن کے آگے ڈھال نہ ڈال - اگر ذلیل ہونا نہیں چاہتا تو مت گِڑگِڑا - اگر سارے عالم کو دشمن بنانا چاہتا ہے تو تکبر کر - اپنے نیک و بد کو پنہاں رکھ - دین کی علم کے ساتھ حفاظت کر - اگر بلندی چاہتا ہے تو شکستہ دلوں کے ساتھ بیٹھ - اگر آسودگی چاہتا ہے تو حسد مت کر - آزار کو ہدیہ کے ساتھ لے - اس کوشش میں لگا رہ کہ مرنے کے بعد زندہ ہو جائے -

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ ایک شخص شیخ العالم فریدالدین کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے چند دانے چڑیوں کو ڈالے تھے - دوسرے دن مجھے ایک من گیہوں اور ایک ٹنکہ رائج الوقت ملا - آپ نے فرمایا :

خورش دہ بکنجشک و کبک و ہمام
کہ ناگہ ہمائے در افتد بدام

ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کی جانب سے حضرت شیخ فریدالدین کو ایک ایسی بات پہنچائی گی ، جو آپ کی مجلس کے شایانِ شان نہ تھی - اس کی معذرت کرتے ہوئے شیخ بہاء الدین نے آپ کو ایک رقعہ لکھا ، جس میں تحریر فرمایا کہ ''میانِ ما و شما عشق بازی است'' (ہمارے اور تمھارے درمیان عشق بازی ہے) - شیخ فریدالدین نے اس کے جواب میں لکھا کہ :

عشق ہست ، بازی نیست (عشق ہے ، بازی نہیں ہے) - واللہ اعلم -

نکتہ ششم

شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین اور اُن کی والدہ بزرگوار قدس سرہما العزیز کی بعض کرامات کے بارے میں

سلطان المشائخ قدس اللہ [۸۷] سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ایک دن میں نے شیخ شیوخ العالم بابا فرید گنج شکر کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک درخواست ہے ، اگر آپ اسے قبول فرمائیں - فرمایا کہو - میں

نے عرض کیا کہ آپ کی داڑھی کا ایک بال گر گیا ہے ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے تعویذ کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھوں ؟ فرمایا ، اچھا تم رکھ سکتے ہو ۔ میں نے اُسے انتہائی تعظیم کے ساتھ اُٹھا لیا اور اُسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر اپنے ساتھ شہر لے آیا ۔

سلطان المشائخ یہ واقعہ بیان کر کے آب دیدہ ہوگئے ۔ پھر فرمایا ، میں نے اس ایک بال کے بہت سے کرشمے دیکھے ہیں ۔ چنانچہ جب کوئی بیمار اور مریض مجھ سے آ کر تعویذ مانگتا تو میں وہی بال بطور تعویذ کے اُسے دے دیتا ، اور حق تعالٰی اُسی سے اُس کو شفا عطا فرماتا ۔ ایک دفعہ میرے دوست تاج الدین مینائی کا چھوٹا بیٹا بیمار ہوا ۔ جب اُس نے آ کر مجھ سے تعویذ مانگا تو میں نے اُس جگہ جہاں میں نے یہ تعویذ رکھا تھا بہت ڈھونڈھا ، مگر یہ تعویذ مجھے نہ ملا ۔ چنانچہ جب وہ لڑکا فوت ہوگیا تو پھر وہ تعویذ مجھے اُسی جگہ سے ملا جہاں میں نے اُسے رکھا تھا ۔ چونکہ اُس لڑکے کی موت آ چکی تھی ، اسی لیے مجھے وہ تعویذ نہ ملا ۔

مسجدِ ایتم :

سلطان المشائخ فرماتے تھے ، دہلی میں ایک بزرگ ایتم نامی نے ایک مسجد بنوائی اور اس کی امامت شیخ نجیب الدین متوکل[۱] کے سپرد کی ۔ ان بزرگ نے اپنی بیٹی کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور اس شادی پر ایک لاکھ جیتل صرف کیے ۔ ایک دفعہ دورانِ گفتگو شیخ نجیب الدین متوکل نے اُن سے کہا کہ مومنِ کامل وہ ہوتا ہے کہ جس کے قلب میں حق تعالٰی کی محبت بچوں کی محبت پر غالب ہو ۔ اگر آپ حقِ تعالٰی کی راہ میں اُس سے دوگنا خرچ کریں ، جتنا آپ نے اپنی بچی کی شادی پر صرف

۱- شیخ نجیب الدین متوکل ، بابا فرید گنج شکر کے بھائی اور خلیفہ تھے ۔ انتہا درجے کے متوکل تھے ۔ حضرت بابا گنج شکر نے اُن کے متعلق فرمایا تھا کہ تم ابدال ہو ۔

شیخ نجیب الدین متوکل نے ۹ رمضان ۶۶۹ھ (۱۲۷۱ء) میں وفات پائی ۔ شیخ نجیب الدین کا مزار یعنی منڈل کے مقابل ہے کہ جو سلطان محمد عادل کی بنوائی ہوئی عمارت ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ شیخ نظام الدین محبوب الٰہی کا گھر اور شیخ نجیب متوکل کا گھر یہیں تھا ۔ (''اخبار الاخیار'' ، ص ۶۰ - ۶۱)

گیا ہے ، تو آپ مومن کامل ہو سکتے ہیں ۔ وہ صاحب آپ کی یہ بات سن کر ناراض ہوئے اور آپ کو اپنی مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا ۔ جب شیخ نجیب الدین متوکل اجودھن میں بابا فریدالدین کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سارا واقعہ اُن سے بیان کیا ۔ بابا فریدالدین نے فرمایا :

ما ننسخ من ایة او ننسها نات بخیر منها او مثلها ۔ (قرآن حکیم)

[ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں ، یا کم از کم ویسی ہی ۔]

پھر ارشاد فرمایا کہ اگر ایتمری گیا ہے تو ایتکری ظاہر ہو جائے گا ۔ چنانچہ اُسی زمانے میں ایتکر نامی ایک بادشاہ اس ملک میں آیا ، جس نے خانوادۂ فریدیہ کی بہت سی خدمات انجام دیں اور اس خاندان [۷۹] کی خدمت سے منسوب ہوا ۔

سلطان ناصرالدین محمود کی عقیدت و محبت :

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ جس زمانے میں سلطان ناصرالدین کا لشکر اُچ اور ملتان کی طرف روانہ ہوا تو اجودھن پہنچ کر سارا لشکر شیخ شیوخ العالم فریدالدین قدس اللہ سرہ کی زیارت کے لیے روانہ ہوا ۔ جس مقام پر آپ تھے ، وہ خلقت کی آمد و رفت سے خراب ہوگیا ۔ اُس وقت آپ کی آستین کوٹھے پر سے گلی کی طرف لٹکائی گئی ۔ لوگ آتے تھے اور اس کو بوسہ دے کر واپس چلے جاتے تھے ۔ یہاں تک کہ وہ آستین بھی پارہ پارہ ہوگئی ۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور مریدوں سے کہا کہ میرے اِردگرد حلقہ باندھو ، تاکہ لوگ اس حلقے کے اندر نہ آ سکیں اور دور سے سلام کر کے واپس چلے جائیں ۔ مریدوں نے ارشاد کی تعمیل کی ، یہاں تک کہ ایک بوڑھا فرّاش آیا اور مریدوں کے حلقے سے گزر کر شیخ کے قدموں پر گر پڑا اور پائے مبارک کو بوسہ دینے کے لیے کھینچا اور اس پر بوسہ دیا ۔ اُس فراش نے کہا کہ شیخ فرید آپ کیوں تنگ آتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اس سے بھی زیادہ ادا کیجیے ۔ جب فراش نے یہ بات کہی تو شیخ نے نعرہ مارا اور فراش پر نوازش فرمائی اور بہت معذرت کی ۔

میں نے اپنے والد بزرگوار سید محمد مبارک کرمانی سے سنا ہے کہ